15812
تقاضا

# جامعۃ دار العلوم کراچی

السلام وعلیکم

جناب عالی آپ سے گزارش کرض ہے کہ میرے اس مسئلہ پر تحریری جواب پیش کیجیے

جناب عالی میں ایک بیوپاری ہوں میرا کاروبار بھی ہے میں ہر سال بچھڑے کے چھوٹے بچے خریدتا ہوں اور انکی قربانی کے لیے تیار کرتا ہوں اور انکی خوبصورتی کے لیے میں بچپن ہی میں ان کی سینگوں کو جڑ سے نکال دیتا ہوں جسکی وجہ سے انکو کئی دنوں تک انتہائی شدید تکلیف رہتی ہے اور اسکو نکالنے کا مقصد ہوتا ہے کہ انکی خوبصورتی میں اضافہ ہو اور اسکی وجہ سے مجھے ایک جانور پر کم و بیش 5000 روپے تک اضافی رقم مل جاتی ہے اور جب وہ قربانی کے لیے تیار ہوتا ہے تو نہ ہی اس میں کوئی عیب یا کوئی زخم نہیں ہوتا ہے

سوال ①: جناب عالی میرا ایسا جانوروں کے ساتھ یہ عمل کرنا اور ایسے جانوروں کا بیچنا اسلامی نظریہ سے کیسا ہے

سوال ②: جناب عالی ایسے جانور کی قربانی جائز ہوگی یا نہیں

"برائے مہربانی میرے اس معاملے میں رہنمائی فرمائیں اور میرے حق میں ہدایت کی دعا فرمائیں"

دار الافتاء

نام: سجیل انصاری
نمبر: 0345-6444427
پتہ: 27/14 36/B لانڈھی کراچی

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الجواب حامدًا ومصلیًا

(۱)۔۔۔واضح رہے کہ محض خوبصورتی کے لئے جانور کے سینگ کو اکھاڑنا جائز نہیں، کیونکہ اس سے جانور کو بہت سخت تکلیف ہوتی ہے اور کسی جانور کو بلاضرورت تکلیف دینا جائز نہیں البتہ اگر کوئی فائدہ پیشِ نظر ہو جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے تو سینگ کے نکالنے کی گنجائش ہے، تاہم اسے نکالنے کیلئے کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے جس سے جانور کو کم سے کم تکلیف ہو مثلاً کسی ایسی دوائی کا استعمال کرنا چاہیئے جس سے جانور کو تکلیف نہ ہو۔(ماخذہٗ التبویب ۱۷۱۳/۹۹)

مسئولہ صورت میں ایسے جانور کی خرید وفروخت میں تفصیل یہ ہے کہ اگر خرید وفروخت کے وقت کوئی زخم یا عیب نہیں ہوتا جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے تو ایسے جانور کی خرید وفروخت جائز ہے، اور اگر اندر زخم ہو یا عیب ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے اور گاہک کو اس پر مطلع کرنا بھی ضروری ہے۔

(۲)۔۔۔اگر قربانی کے وقت سینگ اکھاڑنے کی وجہ سے جو زخم پیدا ہوا تھا وہ زخم یا عیب باقی نہ ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز ہے۔

صحيح مسلم (۳/ ۱۶۷۴)

عن أنس، قال: لما ولدت أم سليم قالت لي: يا أنس انظر هذا الغلام يصيبن شيئا حتى تغدو به إلى النبي صلى الله عليه وسلم يحنكه، قال: فغدوت فإذا هو في الحائط، وعليه خميصة حويتية وهو «يسم الظهر الذي قدم عليه في الفتح»

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (٦ / ٣٨٨)

(قوله وجاز خصاء البهائم) عبر في الهداية بالإخصاء، والصواب ما هنا كما في النهاية وهو نزع الخصية، ويقال: خصي ومخصي (قوله قيل والفرس) ذكر شمس الأئمة الحلواني أنه لا بأس به عند أصحابنا، وذكر شيخ الإسلام أنه حرام ط (قوله وقيدوه) أي جواز خصاء البهائم بالمنفعة وهي إرادة سمنها أو منعها عن العض بخلاف بني آدم فإنه يراد به المعاصي فيحرم أفاده الأتقاني عن الطحاوي.

[تنبيه]

لا بأس بكي البهائم للعلامة وثقب أذن الطفل من البنات لأنهم «كانوا يفعلونه في زمن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من غير إنكار» ،

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

الفتاوى الهندية – (٥ / ٢٩٩)

ومن المشايخ من يذكر لهذا الفصل أصلا ويقول: كل عيب يزيل المنفعة على الكمال أو الجمال على الكمال يمنع الأضحية، وما لا يكون بهذه الصفة لا يمنع،

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٦ / ٣٢٣)

(قوله ويضحي بالجماء) هي التي لا قرن لها خلقة وكذا العظماء التي ذهب بعض قرنها بالكسر أو غيره، فإن بلغ الكسر إلى المخ لم يجز قهستاني، وفي البدائع إن بلغ الكسر المشاش لا يجزئ والمشاش رءوس العظام مثل الركبتين والمرفقين اهـ

رد المحتار – (٦ / ٣٢٥)

(قوله وكذا لو كانت معيبة وقت الشراء) أي وبقي العيب، فإن زال أجزأت الغني أيضا. قال في الخانية: ولو كانت مهزولة عند الشراء فسمنت بعده ...................................................... واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم.

جاز...........

محمد اویس
محمد اویس سیالکوٹی کان اللہ لہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
١٨/ذوالقعدہ/١٤٣٩ھ
1/اگست/2018ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
١٨/ذوالقعدہ/١٤٣٩ھ
یکم/اگست/2018ء

الجواب صحیح
محمد طاہر عفی عنہ
١٨/١١/١٤٣٩ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود الحسن عفی عنہ
١٨/١١/١٤٣٩ھ

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ١٩٩٧/٥٠
مورخہ ١٩/١١/١٤٣٩ھ
٢٠١٨/٨/٢
جامعہ دارالعلوم کراچی

مفتی
دارالعلوم کراچی